ہستی کا تقدس، حکمت اسلامی کے آئینہ میں

مؤلف: ڈاکٹر حمید پارسانیا
مترجم: مولانا منہال حسین خیرآبادی

مقدس ہستی کا تصور حقیقت میں مادی دنیا اور مادی کائنات کے مقابلہ میں مستعمل ہے۔ یہاں پر مادی دنیا سے مراد سیکولرزم پر قائم دنیا ہے جس کے مقابلہ میں جو بھی حقیقت کائنات میں نہفتہ ہے اور ہم اسے مقدس ہستی کا نام دے رہے ہیں، وہ اس مادی کائنات سے قطعی لا تعلق نہیں ہے بلکہ ہر اعتبار سے اس مادی کائنات کی مددگار اور اس کے شانہ بہ شانہ قائم ہے۔

مقدس زاویۂ نظر سے یہ مقدس کائنات حقیقت میں اسی مادی کائنات کے درمیان ہے۔ مقدس کائنات کا وجود کامل و اکمل ہے، ناقص نہیں ہے اور اس کا کمال بھی لامحدود ہے اور اس کی کوئی حد و حصر نہیں ہے۔

اسلامی حکمت کے منابع ومآخذ

مقدس کائنات کے سلسلہ میں عالم اسلام کے مختلف مکاتب کے نظریات مختلف ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلامی حکمت ایک معرفتی حیثیت کی حامل ہے جس نے اپنی حیات میں مختلف مراحل دیکھے ہیں۔ اسلامی حکمت کی پیدائش اور اس کی تاریخی حیثیت مختلف اسباب و علل کا نتیجہ ہے، ہم یہاں پر ان میں سے صرف بعض امور کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

۱۔ قرآن کریم اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے منقول روایات
۲۔ انسانیت کی عقلی میراث
۳۔ عالم اسلام کے عرفانی مکاشفات
۴۔ متکلمین سے بحث و گفتگو

مسلمان حکماء کے نظریات کو پیش کرنے سے پہلے مناسب ہے کہ ہم یہاں پر سب سے پہلے ہستی اور وجود سے متعلق بعض اصطلاحوں کی توضیح پیش کریں:

لفظ ہستی اور اس کا مفہوم و مصداق: ہستی سے مراد یا لفظ یا مفہوم یا اس کا مصداق ہے۔

اول: لفظ ہستی ایک اعتباری امر ہے جسے مختلف زبانوں میں مختلف لفظوں میں ہستی کے معنی و مفہوم کو بیان کرنے کے لئے وضع کیا جاتا ہے البتہ یہ وہ بات ہے جسے علمی و فلسفی مباحث میں کوئی مقام حاصل نہیں ہے۔

دوم: مفہوم ہستی یا مفہوم وجود ایک ذہنی امر کا نام ہے۔

سوم: مصداق ہستی حقیقت میں اس چیز کو کہتے ہیں جس کی حکایت یہ مفہوم کرتا ہے۔

متکلمین کے نزدیک مفہوم ہستی کا لفظی اشتراک

عالم اسلام کے متکلمین کے نزدیک مفہوم ہستی مشترک لفظی ہے یعنی اس مفہوم کے لئے کسی مستقل معنی کے قائل نہیں ہیں۔ ان کی نظر میں وجود اور ہستی جس چیز کے لئے بھی بولا جائے اسی پر دلالت کرتا ہے جیسے کہ جب دروازہ، دیوار، زمین یا آسمان کے موجود ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو پھر ہستی کا اطلاق دروازہ کے علاوہ کسی دوسری چیز پر نہیں ہوتا، دیوار کا اطلاق کسی دوسری چیز پر نہیں ہوتا اسی طرح زمین اور آسمان کا اطلاق ان کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں ہوتا۔

حکمت اسلامی میں مفہوم ہستی کا معنوی اشتراک

اس مسئلہ میں مسلمان متکلمین کا دیگر متکلمین سے بڑا اختلاف ہے۔ ان کے نزدیک ہستی کے ذہنی معنا و مفہوم ایک ہی ہیں اور یہ معنی ان اشیاء کے مقابلہ میں ہے جن کے لئے موجود ہونے یا نہ ہونے کی خبر دی جاتی ہے۔

ہستی کے اعتباری ہونے کا نظریہ

عالم اسلام کے متکلمین کا مفہوم ہستی کے متعلق ایک نظریہ ہونے کے باوجود وہ لوگ اس کے مصداق کے سلسلہ میں ایک دوسرے سے اختلاف رائے رکھتے ہیں۔ بعض اسلامی متکلمین اصالت ماہیت

کے قائل ہیں اور بعض مفہوم وجود کو ایک انتزاعی اور ذہنی مفہوم کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ کائنات متکثر ماہیت کی حامل ہے۔ اس نظریہ کے مطابق مفہوم ہستی، متکثر ماہیتوں سے ماخوذ ہوتی ہے۔

اصالت ہستی کے نظریہ کے قائلین

مذکورہ متکلمین کے مقابلہ میں کچھ ایسے بھی متکلمین ہیں جو قائل ہیں کہ وجود صرف اور صرف ایک ذہنی مفہوم نہیں ہے بلکہ حقیقی مصداق کا حامل بھی ہے، یہ لوگ وجود کی اصالت اور ماہیت کے اعتباری ہونے کے معتقد ہیں۔ ان کے نزدیک مفہوم وجود، متکثر عینی ماہیتوں سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ ان کی ہستی اور ان کے وجود سے حاصل ہوتا ہے اور مختلف ماہیتوں کا وجود در اصل اس حقیقت کو کہتے ہیں جن کی حکایت مفہوم ہستی کرتا ہے۔

ہستی کے مصداق کے سلسلہ میں اقوال چہارگانہ

جو متکلمین اصالت وجود کے قائل ہیں، خود ان کی تین قسمیں ہیں:

پہلا گروہ: یہ وہ متکلین ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ وجود کے مصادیق متباین متکثر ہیں، یہ لوگ تباین وجود کے تکثر کے قائل ہیں۔

دوسرا گروہ: یہ وہ متکلمین ہیں جو ان وجود کے متکثر حقائق کے قائل ہیں جو مفہوم وجود کے مصداق ہیں اور وحدت حقیقی کے بھی مالک ہیں۔ یہ لوگ کثرت تشکیکی کے قائل ہیں۔

تیسرا گروہ: یہ وہ لوگ ہیں جو مفہوم وجود کے لئے مصداق واحد کے قائل ہیں۔ یہ لوگ وجود کے لئے وحدت شخصی کے قائل ہیں۔

اس طرح مسلمان متکلمین کے نزدیک مصداق وجود کی چار قسمیں متصور ہیں:

اول: بعض متکلمین وجود کے لئے حقیقی مصداق کے قائل نہیں ہیں۔

دوم: بعض متکلمین وجود کے لئے متکبر اور متباین مصادیق کے قائل ہیں۔

سوم: بعض متکلمین وجود کے متکثر مصادیق کے درمیان تشکیکی وحدت کے قائل ہیں۔

چہارم: بعض متکلمین وجود کے لئے وحدت شخصی کے قائل ہیں۔

پہلے گروہ کے نظریہ کو بہت سے متکلمین نے صحیح مانا ہے اور اسے قبول کیا ہے، اور آخری نظریہ ان لوگوں کا ہے جو فلسفہ کی بنیاد پر ان چیزوں کو ثابت کرتے ہیں جن پر قرآنی آیتیں اور روایتیں دلالت کرتی ہیں

اور مسلمان عرفاء اس کے شہود کا دعویٰ کرتے ہیں۔مذکورہ تمام نظریات حقیقت میں امر یا مقدس ہستی کی تشریح و تفسیر ہیں۔

امر مقدس متکلمین اور اصالت ماہیت کے قائلین کی نظر میں

متکلمین کے نزدیک ہستی ایک ایسی ماہیت ہے جو مجہول الکنہ ہے یعنی اس کی حقیقت مجہول ہے اور اس کی ماہیت دیگر ماہیتوں سے الگ تھلگ ہے۔اس نظریہ کے مطابق مفہوم ہستی امر مقدس یا اس کے علاوہ کسی ایک معنی میں استعمال نہیں ہوتا۔

اصالت ماہیت کے قائلین کی نظر میں مفہوم ہستی اگرچہ مفہوم واحد ہے لیکن یہ مفہوم انہیں متکثر امور واقعی کے لئے بولا جاتا ہے جن کی خبر متکلمین دیتے ہیں۔اس نظریہ کے مطابق ہستی حقیقی مصداق کی مالک نہیں ہے کہ ہم یہاں پر اس کے مصداق کے مقدس ہونے کی بات کریں۔اس نظریہ کے مطابق امر مقدس کا شمار متکثر عینی اشیاء میں ہوتا ہے جس سے ہستی کے لئے مفہوم واحد حاصل ہوتا ہے ۔حکمائے اشراق جو اصالت ماہیت کے قائل ہیں، امر مقدس امر ماہوی نہیں ہے یعنی اس کی کوئی ماہیت بھی نہیں ہے۔

مقدس ہستی کثرت تباینی اور تشکیکی کے آئینہ میں

اصل وجود اور وجودات کے کثرت تباین کے قائلین کی نظر میں ہستی متکثر مصادیق کی حامل ہے۔ ہستی کے بعض مصادیق جو غیر طبیعی موجودات عالم ہیں اور اس ہستی پر اثر انداز بھی ہوتے ہیں وہ ایک طرح سے تقدس کے مالک ہیں البتہ ان میں اصل و اساس خدا کی ہستی مقدس ہے جو مطلق تقدس کا مالک ہے۔

ہستی میں تشکیک کے نظریہ کے مطابق ہستی الٰہی اور اس کے ضمن میں فیض واحد اور مستمر بھی قداست کے مالک ہیں۔

اس نظریہ کے مطابق حق کی ذات ایک ایسا وجود ہے جو ہر قسم کی ماہوی قید و بند اور محدودیت سے منزہ ہے اور اس کا فیض بھی ایک ایسا وجود ہے جو ماہیت میں مقید نہیں ہے بلکہ تمام ماہیات اسی سے کسب فیض کرتی ہیں۔

ہستی کا تقدس وجود کے وحدت شخصی کے آئینہ میں

وحدت شخصی وجود کی بنیاد پر ہستی کا بس ایک ہی حقیقی مصداق ہے اور وہ ہستی نامحدود ہے اور کثرت تباین یا کثرت تشکیکی کے قائل کے نزدیک مورد نظر ہستی مقید اور محدود ہے، اسی طرح تمام ماہیات، اس کے ظہورات اور تجلیات واحد ہیں۔

وحدت شخصی وجود کی روشنی میں مفہوم ہستی جس طرح ماہیات سے منتزع اور حاصل نہیں ہوتی اس طرح محدود اور مقید ہستی سے بھی نامحدود ہستی سے حاصل اور منتزع ہوتی ہے اور اسی کی عکاسی کرتی ہے۔

ہستی کو مقید امور سے مجاز کے طور پر مستند کرنا

اس نظریہ کے مطابق ہستی کا اطلاق دیگر امور پر جھوٹ نہیں بلکہ مجاز کے طور پر ہے یعنی دیگر امور پر ہستی کا اطلاق بس اس لئے ہے کہ وہ امور بھی کسی نہ کسی طرح اسی نامحدود ہستی کی عکاسی کرتے ہیں اور ان کا شمار اس کی نشانیوں میں ہوتا ہے۔

وحدت شخصی وجود کی بنیاد پر کثرت ماہوی اور محدود و مقید کثرت کے مصادیق بھی کاذب نہیں ہیں اور امور متکثر کے درمیان رابطہ بھی جھوٹ اور غیر واقعی نہیں ہے بلکہ یہ علامت اور نشانی کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کا شمار نامحدود ہستی کے اسماء اور صفات میں ہوتا ہے۔

مقدس ہستی کا غیروں کے مقابلہ میں امتیاز

اس ہستی میں خدا کی تمام آیتیں اور نشانیاں متعین اور مقید ہیں، بس اس کی ہستی جو حقیقی ہے وہ نامحدود ہے اور ہر قسم کے قید و بند سے منزہ ہے، لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کی نامحدود ہستی جو بے کراں ہے جس کا کوئی ساحل اور کنارہ نہیں ہے، ظاہر و باطن اور مقید و محدود موجودات کا آغاز و انجام ہے، اپنی قدرت اور طاقت سے انہیں ظہور کے لباس سے آراستہ کرتی ہے لیکن ان میں سے کسی کی بھی قید و بند سے مقید نہیں، مقید و محدود امور سے اس کا امتیاز نامحدود ہونا ہے، نیز نامحدود ہستی کا محدود ہستی سے فاصلہ بھی نامحدود اور بے کراں ہے، یعنی وہ ہر شے کے ساتھ اور اس کے ہمراہ ہے اور ہر شے ہر اعتبار سے اس کے سامنے اور اس کی نگاہوں میں ہے اور ہر جگہ اس کا حضور محسوس ہے اس کے باوجود اس کی ہستی حد و حصر سے باہر اور غیر قابل تصور ہے۔

قرآن کریم نے کائنات کے پروردگار کے حضور و ظہور کی خبر ایک دو آیتوں نہیں بلکہ اکثر مقامات پر دی ہے، جیسے کہ اس کی تعریف و تمجید میں فرمایا ہے: ھو الاول والاخر والظاھر و الباطن یا فرماتا ہے: ھو معکم اینما کنتم نیز امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام اپنے پروردگار کے حضور و ظہور اور ہر شے کے ساتھ اس کی معیت کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں: مع کل شیء لا بمقارنۃ و غیر کل شیء لا بمزایلۃ ۔ وہ ہر شے کے ساتھ ہے لیکن ان میں سے کسی کا بھی قرین نہیں ہے اور ان میں سے ہر شے سے جدا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کے حضور کے ساتھ ان کے پاس حاضر نہیں ہے۔